© rasailojaraid.com



سے کیا بن گئی ، حضرت بل کشمیر میں موئے مبارک کے سرقہ کا المناک واقعہ پیش آتا ہے، جونہی اس کا علم ہوا کشمیر سے لے کر نئی دہلی تک حکومتِ ہند کی پوری مشنری پوری طاقت و قوت کے ساتھ حرکت میں آگئی ، ہندو لیڈروں نے اس موقع پر جو بیانات دیئے اور تقریریں کیں اُن میں انھوں نے برملا کہا کہ موئے مبارک صرف مسلمانوں کی نہیں بلکہ پورے ملک اور پوری قوم کی گراں از ر امانت تھا۔ اس لئے اس کی گم شدگی ایک سخت قومی حادثہ ہے۔ علاوہ ازیں یہ ہرگز معلوم نہیں تھا کہ چور کون ہے؟ وہ مسلمان بھی ہو سکتا تھا اور ہندو بھی ! اور اگر بالفرض ہندو بھی ہوتا تو وہ خود اُس فعل کا ذمہ دار ہوتا ، اُس کی قوم یا اُس کے ہم مذہب عرف ۔ عادت اور شریعت کس قانون کے ماتحت اس جرم میں ماخوذ ہو سکتے ہیں ؟

قرآن مجید میں اسی قسم کے موقع کے لئے صاف حکم ہے :-

| | |
|---|---|
| يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ جَاءَكُمْ | اے ایمان والو اگر تمہارے پاس کوئی فاسق کسی قسم کی کوئی |
| فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا أَنْ تُصِيبُوا | خبر لیکر آئے تو اسے خوب کھنگال لو، کہیں ایسا نہ ہو کہ تم جہالت کی |
| قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَىٰ مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ | وجہ سے ایک قوم پر جا پڑو اور (پھر) اپنے کئے پر پشیمان ہو! |

اس آیت میں جو حکم دیا گیا تھا دنیا کی سب سے بڑی اسلامی ریاست کے مجاہدینِ حق آشنا نے اس کی تعمیل اس طرح کی کہ حضرت بل کے واقعہ کو بالکل غلط رنگ دے کر اخبارات میں اچھالا گیا۔ نہایت سخت اشتعال انگیز بیانات و مقالات شائع ہوئے ، جلوس نکلے اور نعرے لگے ، ان سب کا نتیجہ یہ ہوا کہ مشرقی بنگال کی اقلیت کے سر پر قیامت گذر گئی اور انھوں نے حسبِ معمول کارواں در کارواں ہندوستان کا رُخ کرنا شروع کر دیا۔

ہندوستان میں اس طرح کا ہنگامۂ قتل و غارتگری یُوں بھی برپا ہو سکتا ہے۔ پاکستان میں کچھ بھی نہ ہو پھر بھی یہاں جبل پور، علی گڈھ اور جمشید پور جیسی بن سکتے ہیں اور اس مرتبہ تو اشتعال اور انتقام کے لئے اسباب بھی موجود تھے ۔ اس لئے جو نہ ہونا تھا وہ ہوا ۔ مرکزی وزیر داخلہ اور مغربی بنگال کی حکومت دونوں قابلِ تحسین و داد ہیں کہ انھوں نے بر وقت فرض شناسی میں کوتاہی نہیں کی ۔ یہ آگ ملک کے دوسرے حصّوں میں بھی پھیل سکتی تھی اور جیسا اخبارات سے ظاہر ہے فتنہ پردروں نے

© rasailojaraid.com